عیون اخبار الرضاؑ

جلد اوّل و دوّم

تالیف

الشیخ الصدوقؒ بن بابویہ

مترجم

سید تقی الرضا کاظمی (مرحوم)

منیر الحسن جعفری

مکتبۃ الرضا

لاہور

ترجمہ!

عیون اخبار الرضاؑ

جلد اول و دوم

تالیف

الشیخ الصدوق بن بابویہ

ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی

متوفی سال ۳۸۱ ہجری

رضوان اللہ علیہ

مترجم

سید جعفر [illegible] (مرحوم)

منیر الحسن جعفری

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الرضا
[illegible]
042-7245166 [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	عیون اخبار الرضا
جلد	اول و دوم
مولف	الشیخ الصدوق ابن بابویہ
مترجم	سید [illegible] کاظمی [illegible] حسن جعفری
کمپوزنگ	سید احمد علی کاظمی
تعداد	٥٠٠
قیمت	
طبع	اول
ناشر	سید محمد مہدی کاظمی — سید محمد مہدی کاظمی [illegible] [illegible]
ملنے کا پتہ	مکتبۃ الرضا [illegible] 042 7245166 [illegible]

... کے اس ماہ کے روزہ رکھنے شروع فرمائے۔ (ماہ شعبان کے آخری تین دنوں میں روزہ رکھتے جو کہ ماہ شعبان کے آخری عشرے کے دن ہیں۔

لہذا یہ قول کہ اس پہلے دو دن فرماتے اس لحاظ سے غلط ہے کہ ماہ شعبان کے آخری تین دن مسلسل روزے رکھ کر ماہ شعبان کو ماہ رمضان المبارک سے متصل کرنا وہ حقیقت ہے جس کے ثواب سے متعلق احادیث وقول بکثرت کتب میں موجود ہیں لہذا یہ خیال کرنا کہ ماہ رمضان المبارک کے شروع ہونے سے قبل دو دن آنحضورؐ افطار فرماتے یعنی روزہ نہیں رکھتے غلط تعبیر قرار پائے گی ہاں البتہ یہ احتمال ممکن ہے کہ ماہ شعبان کے آخری تین دنوں سے قبل تین دن آنحضورؐ افطار فرماتے تھے اسے درست قرار دیا جاسکتا ہے اور شاید اس سے قبل دو دن افطار کرنے سے مراد ماہ شعبان کے آخری تین دنوں سے قبل دو دن روزہ نہ رکھنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مترجم)

(۲۹۳)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا! رجب کا مہینہ ''شہر اللہ الاصب'' کہلاتا ہے اس لئے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو اپنے بندوں پر انڈیلتا ہے اس لئے کہ ''اصبت'' کے معنی انڈیلنے اور بہانے کی ہیں جبکہ ماہ شعبان میں خیرات شاخوں میں تقسیم ہو کر پراگندہ ہو جاتی ہیں پھر ماہ رمضان المبارک میں شیاطین کے لشکروں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور ماہ مبارک کی ہر رات اللہ تعالیٰ اپنے ستر ہزار بندوں کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ اور جب شب قدر آتی ہے تو حق تعالیٰ رجب، شعبان اور ماہ رمضان المبارک کی شب قدر تک جتنے بندگان خدا کو بخش چکا ہوتا ہے اتنی ہی تعداد میں بندگان خدا کو شب قدر میں بخش دیتا ہے سوائے اس شخص کے جس کی اپنے کسی برادر ایمانی کے ساتھ عداوت و دشمنی چل رہی ہو ایسے شخص کے بارے میں ملائکہ کو حکم الٰہی ہوتا ہے کہ اسے مہلت دی جائے تاکہ وہ اصلاح احوال کر کے اپنے برادر ایمانی سے صلح و آشتی کی راہ نکال لے۔

(۲۹۴)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ جناب رسولخداؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک ایسا ''مرغ'' ہے جس کے سر کا تاج عرش الٰہی کے نیچے ہے اس کی دونوں ٹانگیں ساتویں زمین کی تہہ میں ہیں جو کہ زمین کا سب سے نیچے والا حصہ ہے جب رات کا تیسرا حصہ گذرتا ہے تو یہ ''مرغ'' بانگ (اذان (کے ذریعے تسبیح خدا کا آغاز کرتا ہے اور اس کی تسبیح کو سوائے جن وانس کے باقی تمام مخلوقات سنتی ہیں اس دنیا کے ''مرغ'' بھی جب اس کی بانگ کو سنتے ہیں تو وہ بھی بانگ دینا شروع کر دیتے ہیں۔

علیؑ کا دشمن شیطان کی اولاد:

(۲۹۵)-----اس حوالے سے منقول ہے کہ جناب رسولخداؐ کا یہ طریقہ رہا کہ آپؐ جب بھی کھجور کا رس یا شیرہ اور کھجور کی کونپل تناول فرماتے تو اس کے بعد ارشاد فرماتے کہ شیطان لعین کو یہ چیز سخت ناگوار گذرتی ہے اور وہ ملعون کہتا ہے کہ فرزند

آدم! کو زندگی ملی تا کہ وہ پرانے کو تازہ کے ساتھ کھا سکے۔

(۲۹۶)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں خانہ کعبہ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے ایک ضعیف العمر شخص کو دیکھا جس کے ابرو بڑھاپے کی شدت کی وجہ سے اس کی دونوں آنکھوں پر لٹک رہے تھے۔ اس کے ہاتھ میں عصا تھا، سر پر سرخ پگڑی (عمامہ) اور جسم پر اونی کپڑے تھے۔

جناب رسولخداؐ کے قریب آیا۔ اس وقت جناب رسولخداؐ کی پشت مبارکؐ کعبہ کی طرف تھی اور آپؐ کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

اس بوڑھے نے رسولخداؐ سے عرض کی یارسول اللہ! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے اور میرے گناہوں کو بخش دے۔

آنحضورؐ نے فرمایا۔ اے پیر مرد! تیری سعی بیکار اور بے ثمر ہے اور تیرا عمل بھی محض گمراہ کرنے والا ہے۔

اس کے بعد جب وہ بوڑھا واپس چلا گیا تو آنحضورؐ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا! اے ابوالحسن! تو نے اس بوڑھے کو پہچانا؟

میں نے عرض کی۔ نہیں!

یارسول اللہ! میں نے اسے نہیں پہچانا!

آنحضورؐ نے فرمایا! یا علیؑ! وہ شیطان لعین تھا۔

یہ سن کر علیؑ کہتے ہیں میں اس بوڑھے کے پیچھے بھاگا اور اسے پکڑنے کے بعد اسے اٹھا کر زمین پر پھینکا اور اس کے سینے سوار ہو کر جب میں نے اسکا گلہ دبانا چاہا تو اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ یا اباالحسنؑ! ایسے نہ کریں! آپؑ جانتے ہیں کہ اس (اللہ) نے مجھے ''یوم معلوم'' تک کی مہلت دی ہوئی ہے۔ یا علیؑ! خدا کی قسم! میں واقعی آپ کو دوست رکھتا ہوں اور آپ کو کوئی دشمن نہیں قرار دیتا مگر سوائے اس کے جس کی ماں (کے ساتھ وقتِ مجامعت) میں اس کے باپ کے ساتھ میں (شیطان) بھی شریک تھا اور اس طرح وہ (پیدا ہونے والا) ''والدالزنا'' قرار پایا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کی یہ بات سن کر میں مسکرا دیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا (آزاد کر دیا)۔

(۲۹۷)-----حضرت امام علی بن موسیٰ الرضاؑ اور محمد بن علی الجوادؑ سے مروی ہے کہ ہم (دونوں) نے مامون الرشید سے اور اس نے ہارون الرشید سے اس نے منصور (دوانقی) سے اور اس نے اپنے باپ اور دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی کہ ابن عباس نے معاویہ سے کہا! تمہیں معلوم ہے کہ جناب فاطمہؑ کا اسم گرامی ''فاطمہ'' کیوں رکھا گیا؟ معاویہ نے جواب دیا کہ مجھے نہیں معلوم۔ چنانچہ ابن عباس نے کہا اس لئے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے شیعوں کو آتش جہنم سے جدا رکھا